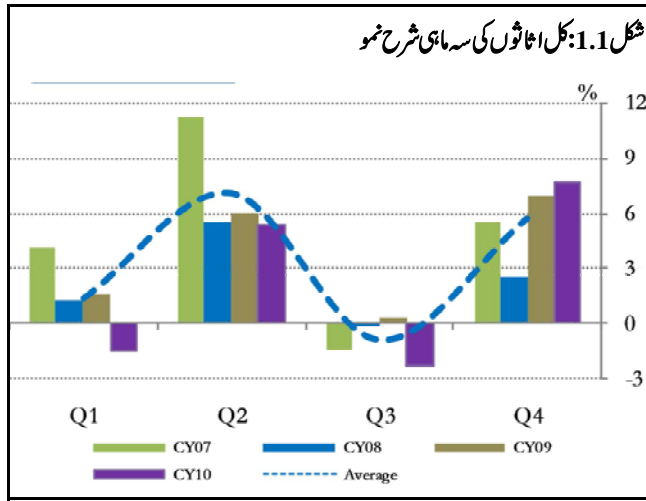


پہلا باب: مالی وساطت کا جائزہ

زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کے مجموعی اثاثے بنیادی طور پر حکومتی پیپرز میں سرمایہ کاریوں اور نجی شعبے کی موسمی قرضہ جاتی ضروریات کی بنا پر بڑھے ہیں جس کا سبب خام مال کی بہت زیادہ بڑھتی ہوئی قیمتیں ہیں۔ گندم کی خریداری کے قرضوں اور توانائی کے شعبے کی جانب سے واپسی کی وجہ سے سرکاری شعبے کے قرضے میں کمی آئی۔ امانتوں کی نمو بیرونی شعبے میں بہتری آنے کی بنا پر دیکھنے میں آئی۔ بینکوں کے اثاثہ جات کے اجزا کی ساخت میں قرضوں کے مقابلے میں سرمایہ کاریوں کا حصہ مزید بڑھا جس کا سبب بے مہار بڑھتی ہوئی حکومتی قرض گیری اور بینکوں کا خطرے سے گریز کا رویہ ہے۔ تاہم یہ رجحان بینکوں کا گھٹتا ہوا مالی وساطتی کردار اجاگر کرتا ہے۔



مجموعی اثاثہ جات کی نمو موسمی رجحان سے

متجاوز ہے ...

مستلزمات حکومتی قرض گیری اور خام مال کی بڑھتی ہوئی قیمتوں کی بنا پر نجی شعبے کے قرضے کی موسمی طلب نے بینکوں کے اثاثہ جات کو چوتھی سہ ماہی کے دوران 7.7 فیصد تک پہنچا دیا۔ چوتھی سہ ماہی میں مجموعی اثاثہ جات کی نمو، گوکہ تاریخی رجحانات سے ہم آہنگ ہے، تاہم اس اعتبار سے زیادہ ہے کہ 2010ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران نسبتاً کمزور کارکردگی رہی (شکل 1.1)۔

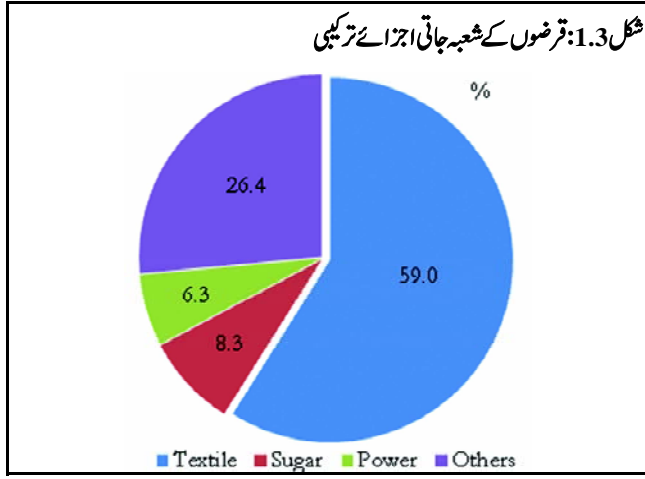
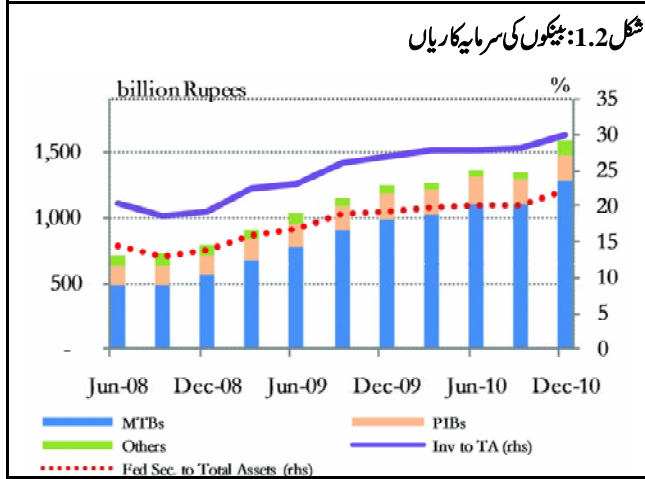
... خاص طور پر اس لیے کہ حکومتی پیپرز میں

سرمایہ کاری بڑھی

اثاثہ جات کی نمو زیادہ تر حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری سے منسوب کی جاسکتی ہے۔ مجموعی سرمایہ کاری (تموین منہا کر کے) 269 ارب روپے بڑھ گئی۔ یوں اس سہ ماہی میں 14.3 فیصد نمو ہوئی (جدول 1.1)۔ سال بسال لحاظ سے سرمایہ کاریوں میں 22.2 فیصد کی بھرپور نمو دیکھی گئی جس میں حکومتی پیپرز بشمول ٹیلیز اور پی آئی بیز کا حصہ غالب (72.9 فیصد) رہا۔ روایتی سودی حکومتی تمسکات کے علاوہ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران اسلامی بینکوں کی سرمایہ کاری میں بھی 96 فیصد نمو ہوئی جس کی وجہ حکومت پاکستان کے اجارہ صلوک کی دو قسطوں میں 89 ارب روپے کی سرمایہ کاری تھی۔⁶

پچھلے دو برسوں میں بینکوں کے خطرے سے گریز کی بڑی وجوہات میں بجلی کی قلت، امن و امان کی خراب صورتحال اور ناقص معاشی کارکردگی شامل ہیں جن کی وجہ سے خطرہ قرض میں اضافہ ہوا ہے۔ اسی دور میں کمرشل بینکوں سے قرض پر حکومت کا انحصار بڑھ گیا ہے جس کی وجوہات یہ ہیں: (الف) ٹیکس اصلاحات کے نفاذ میں تاخیر، (ب) کافی بیرونی مالکاری کے حصول میں ناکامی، (ج) سیلاب زدگان کی امداد پر جاریہ اخراجات میں مسلسل اضافہ، اور (د) اسٹیٹ بینک سے میزانیہ قرض گیری کو محدود کرنے کے لیے دباؤ۔ حکومت کے بڑھتے ہوئے قرض سے بینکوں کو مسلسل پرکشش بے خطر تمسکات فراہم ہوتی رہیں۔ چنانچہ اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں کہ

⁶ تفصیل کے لیے دیکھئے ”اسلامی بینکاری لیٹن“، دسمبر 2010ء



جدول 1.2: نجی شعبہ کو ملنے والی قرض گاری

تہدیل	دسمبر 10ء	ستمبر 10ء	ارب روپے
کارپوریٹ شعبہ	171.6	1,845.8	2,017.4
معین سرمایہ کاری	20.3	713.8	734.0
جاری سرمایہ	106.1	630.8	736.8
تجارتی مالکاری	45.3	501.3	546.6
ایس ایم ایف	28.2	308.1	336.2
جاری سرمایہ	30.0	232.9	262.9
زراعت	0.7	167.8	168.5
صارفی مالکاری	(4.6)	242.2	237.6
اجناسی مالکاری	36.4	57.2	93.6
ملازمین کے قرضے	0.6	76.7	77.2
دیگر	3.5	7.9	11.4

اضافہ دیکھنے میں آیا اور اس شعبے نے 28 ارب روپے کا قرضہ حاصل کیا جبکہ 10ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران اس کے قرضوں میں مسلسل کمی کا رجحان تھا (جدول 1.2)۔

چوتھی سہ ماہی میں سرمایہ کاری کی رقم (تموین کو منہا کر کے) 10 کھرب 80 ارب روپے سے بڑھ کر تقریباً گنتی یعنی 21 کھرب 40 ارب روپے ہو گئی۔ مجموعی اثاثہ جات میں خالص سرمایہ کاری کا حصہ بھی دسمبر 08ء میں 19 فیصد سے بڑھ کر دسمبر 10ء میں 30 فیصد ہو گیا (شکل 1.2)۔ نتیجتاً مجموعی اثاثہ جات کی شرح فیصد کے لحاظ سے خالص قرضے 2008 میں 56.7 سے گھٹ کر 2010ء کی چوتھی سہ ماہی میں 46.9 فیصد ہو گئے۔

خام مال کی بلند قیمتوں سے نجی شعبے کے

قرضے کی موسمی طلب بڑھ گئی

اثاثہ جاتی اجزاء کی ساخت میں تبدیلی کے باوجود بینکوں کا قرضہ سہ ماہی کے دوران 196 ارب روپے بڑھ گیا۔ اس طرح 5.6 فیصد (سہ ماہی بہ سہ ماہی) نمو ہوئی۔ غیر فروخت شدہ مال میں اضافے اور معاشی سرگرمیوں میں تیزی نے بھی قرضے کے حصول پر اثر ڈالا جس کا سبب بڑھتی ہوئی خام مال کی قیمتوں کی بنا پر اشیاء سازی شعبے کی موسمی ضروریات میں اضافہ تھا۔ علی الخصوص اہم صنعتی خام مال 7 (یعنی کپاس، گنا اور تیل) میں عالمی منڈیوں میں تیزی سے اضافہ دیکھا گیا جس سے سرمایہ کار کے لیے اشیاء سازی کے شعبے کی قرض کی ضروریات بڑھ گئیں۔ نتیجتاً نجی شعبے کی اجناسی مالکاری، کارپوریٹ شعبے کے قرضے اور ایس ایم ای کی مالکاری میں بالترتیب 63.5 فیصد، 9.3 فیصد اور 9.1 فیصد سہ ماہی بہ سہ ماہی اضافہ دیکھا گیا۔⁸

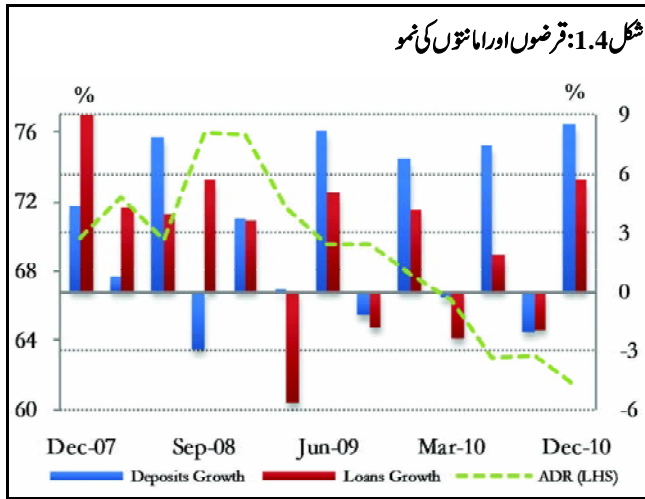
قرضوں کے بلند نرخوں اور بڑے پیمانے کی اشیاء سازی (ایل ایس ایم) کی نمو میں کمی کے باوجود ٹیکسٹائل اور چینی کے شعبوں کے قرضوں میں بالترتیب 19.6 فیصد اور 28.2 فیصد اضافہ ہوا جو سہ ماہی میں دیے گئے قرضوں کا دو تہائی بنتا ہے (شکل 1.3)۔ الیکٹرانکس اور توانائی کے شعبوں کے قرضوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا۔ دوسری جانب کیمیکل اور دوا سازی کے قرضوں میں گزشتہ چند سہ ماہیوں کے دوران اضافے کا رجحان تھا جبکہ زیر جائزہ سہ ماہی کے دوران ان شعبوں نے بینکوں کے قرضے کا 5.1 فیصد واپس کر دیا۔

نجی شعبے کا تفصیلی تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ صارفی مالکاری کے علاوہ قرضوں کے تمام اجزاء میں نمو ہوئی۔ ایس ایم ای شعبے کے قرضوں میں دوبارہ

⁷ تخمینہ ہے کہ برآمدی رقم میں تقریباً 80 فیصد اضافہ بلند قیمتوں کی وجہ سے ہوا (زرعی پالیسی بیان، جنوری 2011ء)

⁸ اس میں بینکوں کے صرف ملکی آپریشنز کا احاطہ کیا گیا ہے۔

جدول 1.3: سرکاری شعبے اور مالی اداروں کا قرضہ					
رقم ارب روپے میں، ہجوفیصد میں					
مالی ادارے		اجتہائی مالکاری		نی ایس ایز	
رقم	عمو	رقم	عمو	رقم	عمو
دسمبر 08ء	187.1	20.0	137.6	8.1	202.1
دسمبر 09ء	240.1	-1.4	320.0	5.5	244.9
ستمبر 10ء	280.9	-6.5	379.9	10.2	203.0
دسمبر 10ء	219.1	-4.3	363.6	-9.5	183.7



جدول 1.4: بینکوں کے حجم کے لحاظ سے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی				
ارب روپے				
باقی بینک	سرفہرست 20 بینک	سرفہرست 10 بینک	سرفہرست 5 بینک	مقامی بینک
4.4	16.8	22.6	51.0	94.7
11.6	9.1	9.2	10.9	10.2
6.2	2.3	3.4	2.2	2.7
26.6	33.1	30.8	29.5	30.3
44.7	46.3	46.2	48.1	47.2
10.9	9.2	10.4	9.3	9.6
100	100	100	100	100
100.0	2.0	3.3	94.7	100
10.4	12.2	15.8	10.2	10.2
3.1	0.0	15.6	2.7	2.7
30.0	10.2	34.2	30.3	30.3
46.9	65.5	28.1	47.2	47.2
9.6	12.1	6.4	9.6	9.6
100	100	100	100	100

... جبکہ سرکاری شعبے اور مالی اداروں کے

قرضوں میں کمی آئی

سرکاری شعبہ حکومتوں کے بجٹ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرضہ حاصل کرتا ہے۔ اس میں پبلک سیکٹر انٹرپرائزز اور اجناس کی سرگرمیوں کے قرضے شامل ہوتے ہیں۔ سہ ماہی کے دوران اجناس کی سرگرمیوں اور ایک آئل ریفائنری و تیل کی مارکیٹنگ کرنے والی سرکاری کمپنی سمیت پی ایس ایز کے قرضوں کی واپسی کے باعث سرکاری قرضوں میں 6.2 فیصد (36 ارب روپے) کی دیکھی گئی۔ پی ایس ایز کے قرضے میں 19.3 ارب روپے اور اجناس کی مالکاری میں 16.3 ارب روپے کی کمی ہوئی (جدول 1.3)۔

سہ ماہی کے دوران مالی اداروں کے قرضے 22 فیصد کمی کے بعد 219.1 ارب روپے ہو گئے۔ اس کا اہم سبب حکومتی تمسکات کی نیلامیوں میں بینکوں کی بھرپور شرکت ہے اور یہ صورتحال بازار زر میں قرضے دینے کے لیے فنڈز کی قلت کا باعث بنی۔

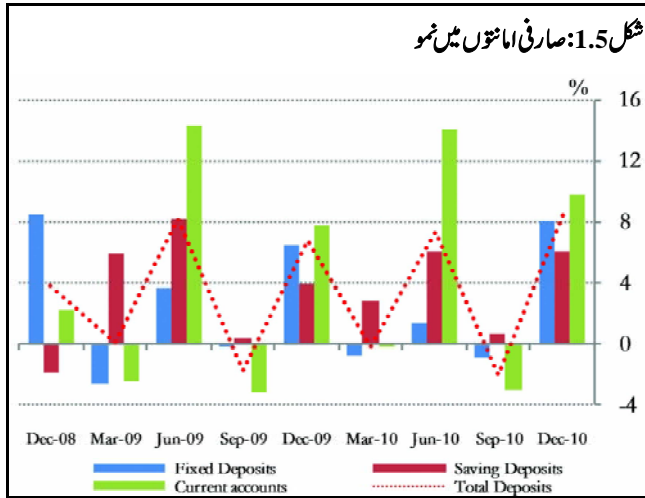
قرضے بہ نسبت امانتوں کی شرح گرتی رہی اور

مالی وساطت میں کمی آتی رہی

گذشتہ دو برسوں کے دوران اثاثہ جاتی معیار میں بگاڑ کے باعث بینک نجی شعبہ کو قرضے دینے میں محتاط ہو گئے ہیں اور وہ بلند معیار کے حامل قرض گیروں یا موسمی طلب کے لیے قرض کی فراہمی کو ترجیح دے رہے ہیں۔ کمرشل بینکوں کے قرضوں پر حکومت کا بڑھتا ہوا انحصار بھی نجی قرضوں میں بینکوں کی عدم دلچسپی کا ایک اہم سبب ہے۔ اس کا نتیجہ حکومتی تمسکات میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی صورت میں نکلا جس سے امانتوں و قرضوں کا تناسب ستمبر 08ء کے 76 فیصد سے گر کر دسمبر 10ء میں 61.4 فیصد فیصد پر آ گیا (شکل 1.4)۔ امانتوں و قرضوں کے بگڑتے ہوئے تناسب سے پتہ چلتا ہے کہ بینکوں کو رقم کی کمی کا سامنا نہیں تھا بلکہ غیر ادا شدہ قرضوں میں مسلسل اضافے کے باعث بینک نجی شعبہ کو قرضے دینے میں ہچکچا رہے تھے۔ قرضوں کی حکومتی ضروریات اور پرکشش نرخوں پر خطرے سے پاک تمسکات کی دستیابی بینکوں میں خطرات مول لینے کی صلاحیت کو مزید کم کرنے کا باعث بنی۔ مذکورہ عوامل نے بینکوں کو اپنی توجہ قرضے دینے کے بجائے سرمایہ کاریوں پر مرکوز کرنے کی ترغیب دی اور اس کے نتیجے میں قرضوں و امانتوں کے تناسب میں کمی آ گئی۔ اگر موجودہ رجحان برقرار رہا تو اس سے بینکوں کی مالی وساطتی اداروں کی حیثیت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے۔

جدول 1.5: بینکاری نظام میں قرض گاری کارکناز			
(پوری صنعت میں فیصد)			
دسمبر 07ء	دسمبر 08ء	دسمبر 09ء	دسمبر 10ء
48.8	52.9	53.7	51.8
72.6	74.2	73.8	74.5
94.1	93.6	92.3	92.8

جدول 1.6: بینک کی قسم کے لحاظ سے مجموعی اثاثے					
ارب روپے					
دسمبر 07ء	دسمبر 08ء	دسمبر 09ء	دسمبر 10ء	دسمبر 11ء	دسمبر 12ء
1,036	1,042	1,230	1,236	1,358	1,358
3,836	4,220	4,905	4,998	5,404	5,404
173	234	241	257	234	234
5,044	5,496	6,376	6,491	6,995	6,995
127	130	140	135	142	142
5,171	5,627	6,516	6,626	7,138	7,138



غیر ملکی بینکوں کی قرضوں کے بجائے سرمایہ

کاری میں دلچسپی

دیگر بینکوں کے برخلاف غیر ملکی بینکوں کے اثاثوں میں مالی اداروں کو دیے گئے قرضوں کا حصہ 15.6 فیصد اور خالص قرضوں کا حصہ 28.1 فیصد ہے۔ غیر ملکی بینکوں نے خود کو منتخب قرض گاری تک محدود رکھا ہے اور یہ دیگر بینکوں کے مقابلے میں خطرات مول لینے سے زیادہ گریز کرتے ہیں۔ یہ صورتحال دیگر کمرشل بینکوں خصوصاً سرفہرست پانچ بینکوں کے مقابلے میں مختلف ہے جن میں یہ تناسبات بالترتیب 2.2 فیصد اور 48.1 فیصد ہیں (جدول 1.4)۔

حجم اور رسائی بینکوں کے اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی حکمت عملی پر خاصے اثرات مرتب کرتی ہے۔ بڑے حجم کے بینکوں کی رسائی وسیع تر ہوتی ہے اور بازار میں طویل عرصہ سے موجودگی کے باعث ان کی مصنوعات کی قبولیت کی سطح بلند ہے۔ یہ بینک بڑی مقدار میں قدرے سستی اور کم حساس بہ نرغ امانتیں جمع کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ بڑے بینکوں میں امانتوں کی مستحکم اساس کے باعث انہیں اثاثوں اور واجبات میں عدم مطابقت کے خطرے کے بغیر لانگ پوزیشن اختیار کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بینکوں کے مجموعی قرضوں میں 5 سرفہرست بینکوں کا حصہ صنعت کی 50 فیصد قرض گاری سے زائد ہے اور اس میں مزید اضافہ ہوا (جدول 1.5)۔ دوسری جانب چھوٹے بینکوں (خصوصاً غیر ملکی بینک) کو امانتوں کی پست اساس کے باعث شہری صارفین اور بازار زرکی سرگرمیوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے جس سے ان کی قرضہ جزدان کو متنوع بنانے کی صلاحیت محدود ہو جاتی ہے۔

انضمام کے تین سودوں اور ایک نئے بینک کے

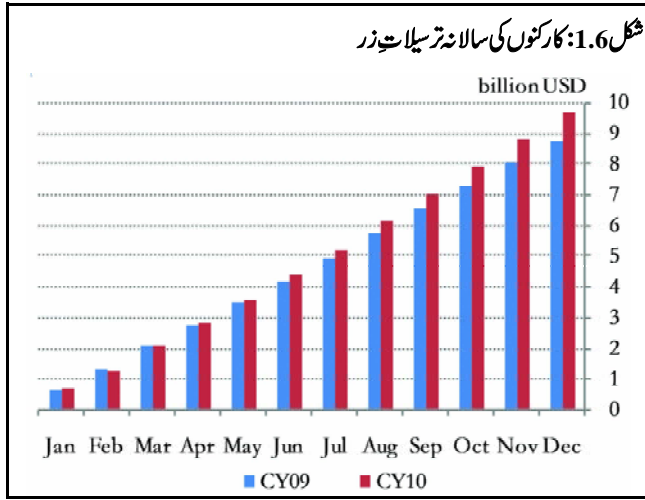
قیام سے اٹانے مقامی بینکوں کو منتقل ہوئے

10ء کی چوتھی سہ ماہی کے دوران سندھ بینک (سرکاری کمرشل بینک) کے قیام اور رائل بینک آف اسکاٹ لینڈ کے فیصل بینک (ایک مقامی بینک) میں ضم ہونے کی وجہ سے بازار میں چھوٹے بینکوں کے حصے میں معمولی اضافہ ہوا۔ اسی طرح ایئرٹیل گلوبل اسلامک بینک میں ضم ہونے کے بعد ایک غیر ملکی بینک البرکہ اسلامک بینک مقامی طور پر انکارپوریٹ ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں غیر ملکی بینکوں کے اثاثوں میں 23 ارب روپے کی کمی آئی⁹ (جدول 1.6)۔

امانتوں میں مناسب اضافہ ہوا ...

سہ ماہی کے دوران بینکاری نظام کی مجموعی امانتوں میں 8.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گزشتہ برس کی اسی سہ ماہی میں یہ 6.8 فیصد بڑھی تھیں (شکل 1.5)۔ مجموعی امانتوں کی نمویں غیر نفع بخش جاری کھاتوں کو سہقت حاصل رہی جن میں 9.7 فیصد اضافہ ہوا۔ بچتوں اور غیر نفع بخش جاری کھاتے میں بلند نمو ہوئی جو مجموعی قرضوں کی تقسیم سے ہم آہنگ ہے۔ معین امانتیں امانت گزاروں کی قابل تصرف آمدنی اور بچتوں کی ترجیحات سے متاثر ہوتی ہیں اور ان میں دسمبر 10ء کے دوران 8.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ یہ سہ ماہی 09ء میں 6.6 فیصد تھی۔

⁹ سہ ماہی کے دوران دو مقامی بینکوں عارف حبیب اور ٹلس بینک میں انضمام کا ایک اور سودا ہوا جس سے سمٹ بینک کا قیام عمل میں آیا۔ تاہم اس سے مقامی نجی بینکوں کا مجموعی حصہ متاثر نہیں ہوا۔



سہ ماہی کے دوران امانتوں کی نمو میں کارکنوں کی جانب سے بھیجی جانے والی 2.6 ارب ڈالر کی بلند ترسیلات زر کے باعث بیرونی شعبے میں آنے والی بہتری نے بھی اہم کردار ادا کیا۔ 10ء کے دوران مجموعی طور پر بھیجی جانے والی ترسیلات زر گزشتہ برس کے مقابلے میں 965 ملین ڈالر زیادہ ہیں (شکل 1.6)۔

امانتوں میں نمو اور سیالیت کی اطمینان بخش صورتحال کے باعث سہ ماہی کے دوران بینکوں کی بازار زر سے قرض گیری کی سطح پست رہی۔ مجموعی اثاثوں میں مالی اداروں کے قرضوں کا حصہ دسمبر 09ء کے 10.1 فیصد سے کم ہو کر دسمبر 10ء میں 7.7 فیصد ہو گیا تھا۔

سرفہرست پانچ بینکوں نے 261 ارب روپے کی نئی امانتیں جمع کیں جس میں بچتوں اور غیر نفع بخش جاری کھاتے کے 136 ارب روپے شامل ہیں۔ اس کے نتیجے میں سرفہرست 5 بینکوں کی معین امانتوں کا حصہ (26 فیصد) چھوٹے بینکوں (43 فیصد) یا صنعت کی اوسط (31 فیصد) کے مقابلے میں خاصا کم رہا (جدول 1.7)۔ چونکہ زیادہ تر قرضے بڑے بینکوں نے دیے ہیں اس لیے کاروباروں کے جاری کھاتوں اور نجی افراد کے بچت کھاتوں کے لحاظ سے قرضوں کی تقسیم کا بڑا حصہ ان بینکوں میں مرکوز رہا۔ مزید برآں بڑے بینک پست لاگت اور قدرے غیر حساس بہ نرخ امانتوں کو جمع کرنے میں کامیاب رہے۔

جدول 1.7: بینک کے حجم کے لحاظ سے امانتیں				
(فیصد میں)				
امانتوں میں مارکیٹ کا حصہ	سرفہرست 5 بینک	سرفہرست 10 تا 20 بینک	سرفہرست 11 تا 20 بینک	باقی بینک
امانتوں میں مارکیٹ کا حصہ	53.3	23.6	15.7	4.1
صارفین	96.2	95.9	96.4	97.7
معین امانتیں	26.0	30.8	42.6	43.0
بچت امانتیں	37.5	34.8	31.2	32.4
جاری کھاتے - نفع بخش	4.5	2.3	0.0	1.3
جاری کھاتے - غیر نفع بخش	27.9	26.8	21.6	19.9
دیگر	0.4	1.2	1.1	1.1
مالی ادارے	3.8	4.1	3.6	2.3
نفع بخش امانتیں	1.7	4.0	3.5	2.2
غیر نفع بخش امانتیں	2.1	0.1	0.1	0.1
مجموعی امانتیں	100	100	100	100
امانتوں میں مارکیٹ کا حصہ	مقامی بینک	غیر ملکی بینک	خصوصی بینک	تمام بینک
امانتوں میں مارکیٹ کا حصہ	96.8	2.9	0.3	100
صارفین	96.3	97.6	95.8	96.3
معین امانتیں	30.6	51.3	18.9	31.1
بچت امانتیں	35.6	25.3	39.1	35.3
جاری کھاتے - نفع بخش	3.1	0.4	0.9	3.0
جاری کھاتے - غیر نفع بخش	26.3	20.3	35.3	26.1
دیگر	0.7	0.3	1.7	0.7
مالی ادارے	3.7	2.4	4.2	3.7
نفع بخش امانتیں	2.5	1.5	4.2	2.5
غیر نفع بخش امانتیں	1.2	0.9	0.1	1.2
مجموعی امانتیں	100	100	100	100